سوال

(368) بیوی کوماں بہن کہنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

فیصل آباد سے محمد اکرم لکھتے ہیں۔ کہ میں نے اپنی بیوی کوتین دفعہ ماں بہن کہہ دیا ہے۔ کیاایسے کلمات کہنے سے طلاق ہوجاتی ہے۔ تورجوع کی کیا صورت ہوگی کتاب وسنت کی روشنی میں میری مشکل حل کرنے میں مدد کریں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عرب معاشرہ میں بسااوقات یہ صورت پش آتی تھی کہ جب میاں بیوی کاکسی معاملہ میں جھگڑا ہوجاتا توشوہر غصہ میں آکر کہتا '' تومیرے لیے میری ماں کی پٹھ کی طرح ہے '' مطلب یہ ہوتا کہ تجھ سے مباشرت کرنا میرے لئے ایسا ہے جیسے اپنی ماں سے مباشرت کروں اسے شریعت کی اصطلاح میں ظہار کہا جاتا ہے۔ ہمارے ہاں بھی بہت نادان لوگ بیوی سے لڑکر اسے ماں بہن اوربیٹی سے تشبیہ دے بیٹھتے ہیں۔ مطلب یہ ہوتا ہے کہ گویااب آدمی اسے بیوی نہیں بلکہ ان عورتوں کی طرح سمجھتا ہے۔ جواس کے لئے حرام ہے۔ اس فعل کانام ظہار ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسی بات کوناپسندیدہ اورجھوٹی بات قرار دیا ہے۔ اورکفارہ کے طور پراس کی کچھ سزا بھی رکھی ہے۔ جس کی تفصیل سورۃ مجادلہ میں بیان ہوئی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ بیوی کوایسے کلمات کہنا ایک بہت بڑاگناہ اورحرام فعل ہے۔ اس کا مرتکب سزا کاحق دار ہے۔ لیکن جو شخص اپنی بیوی کوماں یابہن کہہ دیتا ہے۔ تشبیہ وغیرہ نہیں دیتاکہ یہ صورت بھی ظہار ہوگی یا نہیں؟ اس میں کچھ اختلاف ہے۔ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کویہ کہتے ہوئے سنا کہ اپنی بیوی کوبہن کہہ کرپکار رہاتھا۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور غصہ فرمایا: کہ یہ تیری بہن ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ناپسند کرتے ہوئے منع فرمایا۔ (ابوداؤدالطلاق 2210)

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بیوی کوماں یابہن کہنے سے ظہار تو نہیں ہوتا البتہ سخت بے ہودہ بات ضرور ہے۔ اس سے اجتناب کرنا چاہیے۔ البتہ مالکی حضرات اسے بھی ظہار قرار دیتے ہیں حنابلہ کے ہاں اس میں کچھ تفصیل ہے۔ کہ اگرایسے کلمات بحالت غصہ کہے جائیں توظہار ہوگا اگرپیار ومحبت کی بات کرتے ہوئے ایسے کلمات کہہ دیئے جائیں توانتہائی ناپسندیدہ حرکت ہے۔ لیکن اسے ظہار نہیں قرار دیا جائے گا۔ صورت مسئولہ میں خاوندنے اپنی بیوی کوماں بہن کہا ہے ہمارے نزدیک یہ ظہار نہیں ہے کیوں کہ اس نے ابدی محرمات میں سے کسی عورت کے کسی ایسے عضو کے ساتھ تشبیہ نہیں دی جس پراس کا نظرڈالنا حرام تھا۔ طلاق توکسی صورت میں نہیں ہے۔ چونکہ سائل نے ایک بے ہودہ اورناپسندیدہ بات کہی ہے اس لئے اسے چاہیے کہ اس گناہ کی تلافی کے لئے صدقہ وخیرات کرے اورآئندہ ایسی حرکت کرنے سے توبہ کرے کیونکہ ایسا کرنا مومن کی شان کے خلاف ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:379